بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا ۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم با تو گر آئی ۔ چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دو اِ بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد نمبر ۲ | ۲۱ ۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۲۱ ۔ ستمبر ۱۹۰۵ع | سلسلۃ القدیم جلد نمبر ۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آمد مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے

معاونین عہ

برضائے خود | صہ ، سے

عام قیمت عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آن مرسل ربّ العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیائے سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک سرِ مو ے ز ان آن عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ ایک شخص مسمی شرم پت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے۔ ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں کنارہ بہت دور ہے۔ اور میں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں۔ اور تیرتا چلا جاتا ہوں۔ اسی طرح تیرتے ہوئے جب میں قریب نصف کے پہنچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ قریباً زانو تک پانی ہے۔ پھر کنارہ پر پہنچ گئے۔ اور خیال آیا۔ کہ میرا لڑکا مبارک اُسی کنارہ پر رہا ہے۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے واپس آئے۔ تب دیکھا کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے۔ ایک طرف باقی ہے۔ اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں۔ ہم بھی خشکی کے راہ پر چلنے لگے۔

فرمایا۔ بظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ اور غالباً ان کے متعلق یہ رؤیا ہے۔ شاید یہ تعبیر ہو۔ کہ ایک حصہ زخم کا خشک ہوگیا ہے۔ اور دوسرا حصہ ابھی باقی ہے۔ اور شرم پت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں۔ اور کچھ باتیں کرتے ہیں۔ ایک شخص ان کی باتیں سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں۔ گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں۔ فقط

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں۔ اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے۔ آج کل چونکہ مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیگا۔ غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے۔

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا ایک الہام غلط لکھا گیا اصل الفاظ اس طرح ہیں۔ مَیسّرُ العرب

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا خواب بھی کچھ غلط چھپا ہے اس واسطے دوبارہ صحیح کر کے لکھا جاتا ہے۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جسکی کرسی بہت بلند ہے اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں۔ اس جگہ میں ہوں اور پانچ چار اور دوست ہیں۔ جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے پھر میں نے کہا دعا کرو اور دعا میں تین دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی۔

ڈائری

مولوی عبدالکریم صاحب ۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

شیخ نور احمد صاحب جالندھر سے اور منشی نبی بخش صاحب کوٹھ سے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ نور احمد صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میں نے دیکھا۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب مسجد میں کھڑے ہیں اور وعظ کرتے ہیں۔ اور یہ آیت پڑھتے ہیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

فرمایا۔ اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ فرمایا یہ مرض مہلک ہے۔ اور آثار مرض بھی خطرناک ہیں۔ لیکن دعا بہت کی گئی ہے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جب وہ چاہتا ہے۔ ایک تنکے سے شفا ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ نہیں چاہتا لاکھ دوائی بے سود ہے۔

میاں نبی بخش صاحب نے عرض کی ہے۔ کہ ایک ہندو نے مجھے تاکید کی تھی۔ کہ میرے واسطے حضرت سے دعا کرائیں۔ فرمایا۔ ہندو یا کسی اور مذہب کا آدمی جو دعا کے واسطے درخواست کرے۔ ہم سب کے واسطے دعا کرتے ہیں۔

ذکر آیا۔ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام استغفر اللہ رکھا ہے۔ فرمایا۔ اچھا ہے۔ جتنی دفعہ اس کو بلائیگا خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہیگا۔

مولوی نور الدین صاحب کے صاحبزادہ عبدالحی کا ذکر تھا۔ کہ اس کے متعلق پہلے سے خبر دی تھی۔ فرمایا۔ اجنبی دشمن اور دور رہنے والا کیا حاصل کر سکتا ہے۔ جو لوگ قریب رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ نشانات دیکھتے رہتے ہیں۔ پاس رہنے والے تو آپ بیتی کے نشان بھی دیکھ لیتے ہیں

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح۔ ایک دوست نے عرض کی میرے گھر سے خبر آئی ہے۔ کہ تمہارا لڑکا سخت بیمار ہے جلد آؤ۔ مگر بیماری کی تفصیل نہیں۔ حضور دعا فرما دیں فرمایا۔ میں دعا کرونگا۔ لیکن بعض دفعہ عورتیں صرف بلانے کے واسطے بھی ایسا لکھ دیا کرتی ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ہم اس جگہ قادیان میں تھے۔ کہ میر ناصر نواب صاحب کے گھر سے خط آیا۔ کہ والدہ اسحاق فوت ہوگئی ہیں۔ اور اسحٰق بھی قریب المرگ ہے (خداوند تعالیٰ ہر دو کو با صحت و عافیت لمبی عمر عطا فرماوے) یہ خط اسحاق کے بھائی کا لکھا ہوا تھا۔ جو اس وقت بہت چھوٹی عمر کا تھا۔ میں اس خط کو پڑھ کر بہت پریشان ہوا۔ کیونکہ اس وقت ہمارے گھر میں بیمار تھے۔ بخار چڑھا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں ان کو والدہ کی وفات کی خبر سنانا ہرگز مناسب نہ تھا۔ میں اسی فکر میں تھا۔ کہ الہام ہوا۔ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ۔ جس سے میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ صرف بلانے کا بہانہ ہے۔ ورنہ دراصل خیر ہے۔ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب (خدا ان کو صحت دے) اس جگہ تھے۔ ان کو سنایا گیا۔ اور حافظ حامد علی کو بھی سنایا گیا۔ اور اسی کو وہاں بھیجا گیا۔ تو بات وہی نکلی۔ جو خدا نے بذریعہ الہام ہم کو بتلائی تھی۔

شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی۔ کہ اس دن میں بھی اسی جگہ تھا۔ اور اس واقع کا گواہ ہوں

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ خدا کی طلب میں جو شخص پوری کوشش نہیں کرتا۔ وہ بھی کافر ہے۔ ہر ایک چیز کو جب اس کی حد مقررہ تک پہنچایا جاتا ہے۔ تب اس سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جیسے اس زمین میں چالیس یا پچاس ہاتھ کھودنے سے کنواں طیار ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف چار پانچ ہاتھ کھود کر چھوڑ دے۔ اور کہدے۔ کہ یہاں پانی نہیں ہے۔ تو یہ اس کی غلطی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس شخص نے حق محنت کا ادا نہیں کیا۔

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل از ظہر۔ فرمایا۔ یہ جو قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ پس ان کی یعنی گذشتہ نبیوں کی جن کا اوپر ذکر آیا ہے اقتدا کر۔ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جس قدر گذشتہ انبیاء ہوئے۔ اور انھوں نے مخلوق کی ہدایت مختلف پہلوؤں سے کی۔ اور مختلف قسم کی ان میں خوبیاں تھیں کسی میں کوئی خوبی اور کمال تھا۔ اور کسی میں کوئی۔ اور ان تمام نبیوں کی اقتدا کرنا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ ان تمام متفرق خوبیوں کو اپنے اندر جمع کر لینا چاہیئے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ جو شخص جامع ان تمام خوبیوں کا ہے جو متفرق طور پر تمام انبیاء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ تمام متفرق کمالات اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ اس لئے وہ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کی خوبی اس میں موجود ہے۔ اور وہ تمام متفرق خوبیوں کا جامع ہے۔ مگر پہلے اس سے کوئی نبی ان تمام خوبیوں کا جامع نہ تھا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورہ الاحزاب

کو سیپارہ ۲۱ رکوع اوّل کو

یَاأَیُّهَا النَّبِیُّ - اے نبی - اس مین مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس خطاب کے ذریعہ سے تمام جہان کو آگاہی دی گئی ہے

اتَّقِ اللّٰهَ - دم علی التقویٰ - تقویٰ پر ہمیشہ قایم رہو

لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ - کافرون اور منافقون کی فرمان برداری مت کرنا - کافر وہ ہے - جو حق بات پر کچھ غور نہ کرے - اور اس کا انکار کرے اور پھر ایسا بن جاوے - کہ اس کے واسطے انذار اور عدم انذار برابر ہو۔ منافق - کے جو علامات نبی کریم نے بیان فرمائے ہین - وہ یہ ہین (۱) جب بات کرے جھوٹھ بولے (۲) وعدہ کرے - تو اس کے برخلاف کرے (۳) امانت مین خیانت کرے (۴) جھگڑنے مین فحش گالیان دے (۵) خود بخل کرتا ہے (۶) دوسرے صدقہ دینے والے کو بخل کی ترغیب دیتا ہے (۷) صبح اور شام کی نماز مین سست ہوتا ہے (۸) اس مین قوت فیصلہ نہین ہوتی اور تاب مقابلہ۔

مَا یُوْحٰی اِلَیْكَ - جو خدا کی طرف سے تجھ پر وحی کیا گیا ہے اس مین اوّل قرآن شریف ہے اور پھر حدیث صحیح

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ - وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ -

نہین بنائے اللہ نے دو دل کسی شخص کے اندر اور نہ بنایا ہے تمہاری ان بیویون کو جن کو تم نے مائین کہا - تمہاری مائین - اور نہ بنایا ہے تمہارے منہ بولے بیٹون کو تمہارے بیٹے - یہ سب تمہارے مونہہ کی باتین ہین - اور اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے - اور وہی راہ دکھاتا ہے۔

یہ ایک مثال ہے - کہ جیسا یہ ناممکن ہے کہ کسی کے اندر دو دل ہون - ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ اس مان کے سوائے جس کے پیٹ سے آدمی نکلتا ہے کوئی اور عورت اس کی حقیقی مان بن جاوے اور ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے - کہ اس باپ کے سوائے جس کا نطفہ انسان ہو - کوئی دوسرا اس کا باپ بن جاوے - یہ سب منہ کے کہنے کی بات ہے - کہ کوئی کسی عورت کو مان کہہ دے - یا کسی مرد کو اپنا باپ کہہ دے - ورنہ حقیقت مین مان صرف وہی ہے - جو ایک مان ہے اور باپ صرف وہی ہے - جو ایک باپ ہے - نہ کسی کے اندر دو دل ہو سکتے ہین - اور نہ ایک بچہ دو پیٹون سے نکلتا ہے - اور نہ ایک بیٹا دو مختلف مردون کے نطفون کا نتیجہ ہو سکتا ہے - کسی شاعر نے اس مثال کو شعر مین خوب بیان کیا ہے ؎

ہم معتقد دعویٰ باطل نہین ہوتے
سینہ مین کسی شخص کے دو دل نہین ہوتے

مَوَالِیْكُمْ - تمہارے آزاد کردہ غلام

اَوْلٰی - اقرب

لِیَسْئَلَ - تاکہ اظہار لئے جائین

رکوع دوم - نعمت اللہ - جنگ احزاب مین فتح -

قصہ جنگ احزاب

مدینہ مین جو یہود رہتے تھے - اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن کا اور بیرونی مخالف کا مقابلہ کرنے کا وعدہ کر چکے ہوئے تھے - ان کی خفیہ سازش کے ساتھ دس ہزار عرب مسلمانون کے برخلاف لڑائی کرنے کے واسطے مدینہ منورہ پر چڑھ آئے - اندر سے یہود دشمن ہو گئے - باہر سے اس قدر لشکر آیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑے سے مسلمانون کے ساتھ جن کی تعداد اس وقت چھ سو تھی اس لشکر کے مقابلہ کے واسطے نکلے - ایک پہاڑی کے پہلو مین رات گزارنے کے واسطے ڈیرہ لگایا - ایک طرف پہاڑ تھا - اور ایک طرف بہ نظر اسباب ظاہری ایک خندق کھودی گئی - اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ مین مسلمانون کی کیا تعداد تھی - آپ دعاؤن مین لگے رہے - ایک رات کو آدھی رات کے قریب آپ نے آواز دی - کہ کوئی ہے جو جا کر دیکھے - کہ کافرون کا لشکر کہان ہے - تیز ہوا سردی اور دشمنون کا ڈر - جس نے آپ کا آواز سنا وہ بھی مارے خوف کے خاموش ہو رہا - لیکن ایک صحابی اٹھا - اور باہر گیا - اور واپس آ کر خبر دی - کہ کفار کا نام و نشان نہین معلوم نہین - وہ کا دس ہزار کہان چلا گیا - بعد مین معلوم ہوا - کہ وہ سب کے سب وہان سے اس طرح بھاگ گئے تھے - جس طرح ایک چھوٹا سا لشکر کسی بڑے عظیم الشان لشکر کے ڈر سے ہراسان و ترسان بھاگ جاتا ہے - اور اس کی وجہ اس طرح سے خداوند تعالےٰ نے قایم کی - کہ رات کو جب تیز ہوا چلنی شروع ہوئی - تو ایک کافر سردار کے ڈیرے کی آگ بجھ گئی - آگ سے وہ لوگ جنگ کی تعبیر لیا کرتے تھے - اور میدان جنگ مین آگ کا بجھنا ایک بڑی بدشگونی سمجھی جاتی تھی - کافر نے سوچا کہ یہان خیر نہین - آگ بجھ گئی ہے - انجام برا معلوم ہوتا ہے - بہتر ہے کہ چپکے چپکے نکل جاؤن - چنانچہ اس نے اپنا خیمہ ڈنڈا اکھیڑا - اور وہان سے چل کھڑا ہوا - پاس والون نے جو دیکھا - کہ وہ اس طرح سے نکل گیا ہے - تو انھون نے سمجھا - کوئی بہت ہی خرابی کی بات واقع ہوئی ہے - جو وہ راتون رات بھاگ گیا ہے - انھون نے بھی اپنا بستر بوریا لپیٹا - اور بھاگ نکلے - ان کو دیکھ کر اور بھاگے غرض اس طرح خدا کے فرشتون نے ان سب کو سراسیمہ اور ہراسان کر کے بھگا دیا - یہان تک کہ کفار کے لشکر کا کمانڈر اپنے اونٹ کی پچھاڑی کا کاٹنا بھی بھول گیا اور جلدی سے اونٹ پر سوار ہو کر اس کو ایڑی لگائی کہ چل پر وہ چلے کہان - اس وقت جو نعمت الٰہی مسلمانون پر ہوئی - اس کا ذکر اس جگہ ان آیات مین ہے -

النظر - یہ ایک فارسی رسالہ ہے - جو مرزا نند علی صاحب - احمدی سابق شیعہ نے حال مین چھپوا کر شائع کیا ہے - یہ رسالہ فارسی زبان مین لکھا ہے - اور سید علی حائری مشہور لاہوری شیعہ عالم کی کتاب غایت المقصود حصہ دوم پر لطیف ریویو کیا ہے - اس رسالہ کی قیمت ۱۱ علاوہ محصول ڈاک ہے - مصنف نے رسالہ اپنے خرچ سے چھپوا کر سید عبدالحی صاحب عرب کو دے دیا ہے احباب کو چاہیئے - کہ عرب صاحب موصوف سے طلب کرین -

تبدیلی تاریخ

تاریخ اشاعت آئندہ بجائے جمعرات کے جمعہ مقرر کی گئی ہے - کیونکہ اس سے روانگی اخبار مین کسی قدر سہولت ہو جاتی ہے - لہٰذا آئندہ اخبار بروز جمعۃ المبارک یہان سے روانہ ہوا کریگا - انشاءاللہ تعالےٰ -

معذرت

چونکہ پریس مین کے بیمار ہو جانے کے سبب اخبار کے چھپنے مین دیر ہو گئی تھی - اس واسطے ہر دو پرچے اکٹھے ارسال کئے جاتے ہین -

"معیار صداقت"

انسان مدنی الطبع پیدا ہوا ہے۔ اور موجودہ قوانین وسوسائیٹیاں اسی خاصۂ انسانی کا ظہور ہین۔ باقی حیوانات مین یہ خصلت اس شدومدسی نہین پائی جاتی۔ اسی وجہ سے ان مین پریشانی کا جلوہ ہے۔ الاماشاءاللہ سب سے زیادہ انسانی سوسائیٹی کو مجتمع کرنے والی طاقت جو اب تک دنیا مین ثابت ہوئی ہے۔ مذہب ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ اور کسی طرز عمل پر مبنی ہو۔ جو نبی آدم پر مذہب کا دباؤ ہے۔ وہ اور کسی اور چیز مین پایا نہین جاتا۔ قوانین تعزیری کا خوف۔ واحکام سزا۔ جرائم کی انسداد مین تھوڑا سا مفید ہوسکتی ہین۔ لیکن جس قدر مذہب افراد سوسائیٹی پر اور ان کے خیالات پر اثر ڈالتا ہے۔ وہ ملکی قوانین سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ خدائے واحد کا یقین اور منتقم حقیقی کے انتقام کا خیال۔ سزا وجزا بعد الموت کا دھیان ایک گنہگار سے گنہگار کے دل کو بھی ارتکاب گناہ کے ایسے وقت مین جبکہ اس کو کوئی دیکھتا نہ ہو۔ یا دیکھہ نہ سکتا ہو۔ دھکڑ پھاڑ لگا دیتا ہے۔ اور تزلزل مین ڈال دیتا ہے انسان کے اندر ایک فطرت پاکیزہ ہے۔ جس کو نفس لوامہ سے تعبیر کرسکتے ہین۔ وہی ارتکاب گناہ کے وقت یا بعد از ارتکاب ملامت کرنا شروع کردیتا ہے اور اسی کو "ضمیر" اور اسی کو "کانشنس" پکارا جاتا ہے ہر نیکی پر خوشی اور ہر بدی پر رنج ابتداً لاحق حال ہوجاتا ہے اور جون جون نیکی یا بدی مین ترقی ہوتی جائے۔ نفس لوامہ بڑھتا یا گھٹتا جاوے گا۔ اور ویسے ہی زیادہ زور یا کمزور طور پر اس کے حملون سے احساس ہوتا ہے گا۔ درحقیقت یہی کانشنس خدا واحد کی موجودگی پر ایک زبردست دلیل ہے۔ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا مین اسی پاک طلعت کا ذکر ہے۔ اور اسی کانشنس کی شہادت علی نفس کا بیان ہے۔ اور اسی کو خدا ہر وقت سوال کرتا ہے

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔ اور یہی بآواز بلند پکارتا ہے "بلیٰ"

خداوند تعالےٰ نے اپنی کتاب مجید مین آیت بالا مین نہائیت فصیح وبلیغ عبارت مین نہایت اعلیٰ طرز مین نہائیت عمدہ پیرایہ مین۔ بطور واقعہ محسوسہ مشہودہ کی ایک نہایت مسلمہ ومقبولہ اصول کو عالمانہ وفلسفیانہ رنگ مین بیان فرمایا ہے۔ جس سے جاہل وعالم یکسان لطف وحظ حاصل کرسکتا ہے۔ قصۂ مختصر تاریخ دنیا سے

یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ مذہب ایک بڑی طاقت ہے۔ جو تمام دنیا پر حکمران رہا ہے۔ اور آیندہ کے لئے ہمارے پاس کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ کیون حکمران نہین رہے گا۔ بلکہ برعکس اس کے۔ واقعات گذشتہ اگر آئیندہ پر کچہہ روشنی ڈال سکتی ہین۔ اور اگر واقعات گذشتہ سے واقعات آئیندہ کا کچہہ استنباط ہوسکتا ہے تو بڑے وثوق سے یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ آئیندہ بھی مذہب دنیا پر حکمرانی کرے گا۔ یورپ۔ امریکہ باوجود مادی ترقیات کے مذہب کی ظاہری بوسیدہ پوشاک کو اتار کر نہین پھینک سکا۔ اگرچہ کش مکش کی ہے تو صرف مذہب موجودہ سے بے اطمینانی ظاہر کر رہا ہے۔ اور موجودہ مذہب عیسویت سے کسی اعلےٰ وبرتر مذہب کی استقبال کے لئے تیار ہو رہا ہے عقل انسانی ایک خاص حد تک جاسکتی ہے۔

سائنس ایک حد تک جاکر اپنی معلومات کو چھوڑ دیتا ہے۔ آگے پھر وہی تاریکی ہے۔ مثال کے طور پر تسلیم کرلیا جاوے۔ کہ پانی مین آکسیجن وہیڈروجن گیسین ایک خاص ترکیب سے ملی ہین۔ اب یہ دو گیسین کیا ہین۔ اور کہان سے آئی ہین۔ اور کیون تناسب موجودہ سے ان کی آمیزش ہوئی ہے۔ ان کی کیفیت کیا ہے۔ یہ ہین سوالات۔ جن کے جوابات مین سائنس دم بخود ہے۔ مذہب کے دائرہ مین سائنس کا دائرہ محدود ہے۔ مذہب کی چند باتین سائنس کی مدد سے صاف طور پر منکشف ہوجاتی ہین۔ لیکن ہر ایک کی حدود مختلف ہین۔ اور ایک دوسرے کے ممد ومعاون۔ وہ مذہب کامیاب نہین ہوسکتا۔ جو عقل اور سائنس۔ تجربہ اور مشاہدہ کا مخالف ہو۔ اور وہ سائنس دل کو اطمینان قلب نہین دے سکتا۔ جو مذہب کی پرواہ نہ کرتا ہو۔ سائنس کی حکومت چند کسان مین محدود ہے۔ مذہب کی حکومت عام ہے۔ تفہیم مذہب کے لئے سائنس کا علم ضروری ہے لیکن سائنس کے جاننے کے لئے مذہب کی ضرورت نہین ہے۔ بہت سے مسائل لاینحل وعقدہائے گرہ در گرہ جن کی بابت ہمارے ہان مفسران نے "واللہُ اعلم" کہہ کر ان کے معانی کو بحوالہ خدا کیا ہے۔ سائنس کی مدد سے نہائیت اعلےٰ درجہ پر اور احسن طور سے منکشف ہوگئے۔ علم کی روشنی آج کل ایسی عام ہو رہی ہے۔ کہ ایک بچہ دبستان افلاطون وسقراط کے مسائل پر نکتہ چینی کر رہا ہے پہلے جو خیالات بغیر چون وچرا کے تسلیم کئے جاتے تھے۔ اب انکی ہنسی اڑ رہی ہے۔ تنقید نے اس طرح مذاہب کے راستہ کو صاف کردیا ہے۔ ہر ایک کو مذاہب مین سے پرکھنے اور جانچنے کا موقع میسر ہے۔ اور وہ وعدہ کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ پورا ہو رہا ہے۔ تو مین ایک کھلے دنگل مین بالمقابل پڑی ہین۔ اور اب "الحق" کی فتح ہوئی چاہتی ہے طبعتین مذہب کے جھوٹے انسانون اور پراگندہ روائتون سے متنفر ہو رہی ہین۔ اور ایک جوش دریافت حق وتلاش حق کا پیدا ہو رہا ہے۔ کیا کوئی فرد بشر ایسا ہے۔ جو ایسی حالت مین یہ کہے۔ کہ نہین اب بھی "الحق" کی فتح نہین ہوگی۔ نہین ہوگی اور ضرور ہو کر رہے گی۔ اگرچہ ہماری زندگیان جو چند روزہ ہین۔ اس فتح عظیم کی عینی مشاہدہ تک دراز نہ ہون۔ پس یہ دن ہین۔ کہ "مذہب حق" کی تلاش مین انسان سرگردانی کرتا ہوا منزل مقصود کی ٹوہ لگاکر اس چشمۂ حیوانی تک پہونچائے۔ جس کا آب زلال پیکر حیات جاودانی حاصل کرے۔ مین نے کہا تھا کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس واسطے اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی روحانی ترقی کے لئے جس قدر زیادہ جد وجہد کرے۔ اسی قدر زیادہ مستحق تحسین وصلہ ہوگا۔ پس جو ابن آدم سب سے زیادہ کوشان ہوگا۔ وہی سب سے زیادہ مخدوم کہلائیگا۔ اور وہ عزت کی اس کرسی پر بیٹھایا جاویگا۔ کہ جس پر کوئی نہ بیٹھا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کرام کی عزت کیجاتی ہے۔ اور دنیا ان کی تعلیمون اور کارنامون کو پڑھ کر سبق اور عبرت حاصل کرتی ہے۔ اور جس نبی کریم کی تعلیم نہائیت اعلےٰ و پاکیزہ ہوگی۔ اور جس کے کارنامہ ہائے زندگی نہایت اعلیٰ درجہ کے سبق انگیز ہون گے۔ وہی سب سے زیادہ مستحق عزت ونام ہوگا۔ یہی حال دنیاوی مصلحان کا ہے ملک اور قوم کسی سچے مصلح کو بغیر عزت دئے نہین چھوڑتی۔ ممکن ہے کہ ابتدا مین اس مصلح پر جس کو قوم کی جہالت اور تعصبات کا مقابلہ کرنا ہے۔ قوم کی نادانی کے باعث ابتلاء پر ابتلاء آوین۔ اور تکلیف پر تکلیف پہنچے۔ لیکن جب آفتاب چڑھتا ہے۔ دنیا کو منور کردیتا ہے۔ اور جب آفتاب نصف النہار پر پہونچ جاتا ہے۔ تو اندھون کو بھی اس کی تمازت کا اثر پہونچتا ہے سچے مصلح کی زندگی مین ایک وقت آتا ہے۔ جب اس کے ساتھ ایک معتدبہ جماعت اور بنی نوع انسان کے چیدہ افراد شامل ہوتے ہین۔ اور آخر کار وہ مصلح فائز المرام ہوتا۔ اور اپنی مقاصد کے حصول مین نہائیت اعلےٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ جس کو دنیا کے کیڑے مکوڑے جاہل نادان دیکھہ کر بھی حیران وششدر رہ جاتے ہین۔ آخر دست قضا اپنا کام کرتا ہے۔ اور اس مصلح کی روشنی آفتاب نصف النہار کی طرح دنیا کو منور کرتی۔ دلون کو اطمینان بخشتی۔ اور

متقیون کو اعلٰے مراتب روحانی پر پہونچاتی ہے۔ اور دشمنوں کو خائب وخاسر کرتی ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور امر بالمعروف کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اور خود مصلح یا مامور من اللہ کا تمسخر اور مخول کیا جاتا ہے۔ تو اس کے دشمنان ناکامیاب اور نامراد ہو جاتے ہین۔ اور ان کے چہرے روحانی طور پر مسخ ہو کر اور سیرت انسانی سے سیرت حیوانی اختیار کر کے نہایت ذلیل ترین حیوانون کی طرح عادات اختیار کر لیتے ہین۔ اس واسطے ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔ یہی مامورین من اللہ کی نسبت خدا کا حکم اور قانون اور سنت اللہ جاری ہے۔ کہ ان کو نصرت اور فتح ملتی ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي۔ خدا اور خدا کے رسل پہ کون غلبہ پا سکتا ہے۔ کوئی ہو جو دعوے کرے۔ یہی سنت مستمرہ ہے۔ اور اسی سے خدا کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ تمام انبیاء سابقین کو دیکھ جاؤ۔ تم کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے اپنے وقتون مین مخالفین پر کامیاب ہوئے۔ اس طرح سے ان کا وجود آئینہ خدا نما بن جاتا ہے۔ اور ان کے متبعین مین وہ سپرٹ (روح) پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے دوسرے لوگ محروم رہتے ہین۔ پس جس قوم مین اس قسم کا سپرٹ پیدا ہو جاوے۔ تو سمجھو کہ ان مین کوئی آسمانی فرشتہ کام کر رہا ہے۔ یہی مامور من اللہ کی شناخت کا معیار اور گر ہے۔ اور کسی مامور من اللہ کے دعوے کو اس خدائی ترازو پر پرکھنے سے اصلیت اور حقیقت حال معلوم ہو سکتی ہے۔

جو روحانی شگفتگی اور ترو تازگی ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قوم عرب مین پیدا کر دی۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور جو جوش اور خشیۃ اللہ اور تقوی عرب جیسے لوگون مین پیدا ہو گیا۔ وہ وجود باجود کی انفاس طیبہ کی برکت سے تھا۔ اس کی نظیر کسی قوم یا ملک وملت مین ڈھونڈنا امر محال ہے۔ جو کامیابی اور نصرت حضور اکرم کو ہوئی۔ اس سے بڑھ کر کامیابی زندگی مین ناممکن الحصول۔ آپ کے شاگردان کو وہ وہ درجات اسی دنیا مین نصیب ہوئے۔ جن کی آرزو کرنا ہر ایک مومن کا فرض۔ لیکن حصول موہوم۔ خداوند تعالےٰ نے خود انبیاء کی صداقت کا ایک اعلےٰ درجہ کا معیار پیش کیا۔ اور اس معیار کو اپنے معصوم نبی پر پورا اتارا۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ۔ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ کے لئے بھی جب کوئی مامور دعوے کرے تو

یہی معیار اس کے تولنے اور پرکھنے کا ہے۔ اور اس کو منہاج نبوت کہتے ہین۔ حاصل کلام یہ کہ مذہب نے کیون اس قدر عام خلائق کے دلون مین گہرا اثر کیا۔ یہ سوال ہے کہ جس کا جواب نہایت ضروری اور مقدم ہے۔ قبل ازین کہ اس کا جواب دیا جاوے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہر مذہب کا بانی ایک انسان کامل اپنے اپنے وقت مین گذرا اور کوئی مذہب دنیا مین ایسا نہین ہے۔ جس کی کثرت سے اشاعت ہوئی ہو۔ اور اس کی بنیاد صرف ریت کے ذرون پر ہو۔ ریت کے ذرات سے دیوار بنائی ہوئی اتنی عرصہ تک کھڑی نہین رہ سکتی ایک جھوٹے مذہب کی چار دیواری مین مخلوق خدا ایک زمانہ دراز تک پناہ گزین نہین ہو سکتی۔ کیا جھوٹ کے پاؤن ہین؟ کیا دنیا مین جھوٹا اور فریبی کامیاب ہو سکتا ہے؟ کیا دنیا کسی ایسے شخص کی نظیر پیش کر سکتی ہے۔ کہ جس نے اپنے فریب اور مکر کا جال پھیلا کر کامیابی کا سہرا سر پر باندھا ہو۔ تاریخ دنیا کی ورق گردانی سالہا سال تک کرو۔ لیکن ایک بھی نظیر پیش نہین ہو سکے گی۔ اس سے لازمی طور پر نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مذاہب موجودہ کی بنیاد ابتداءً راستی اور صدق پر تھی۔ اور اختلافات اصلی سرچشمہ اور اصلی بانی مذہب کی تعلیم سے امتداد زمانہ کی وجہ سے پیدا ہو گئی۔ لیکن درحقیقت کوئی مذہب ایسا نہین ہے۔ جو اصل مین جھوٹا ہو جس کی صداقتین انسانی فطرت کے خلاف ہون۔ یا جس کے مسائل کو انسانی فطرت قبول کرنے سے ابا کرتی ہو۔ اور اگر بنظر غور دیکھا جاوے۔ تو بانیان مذہب کی اصلی تعلیم کے مقصد صرف دو ہی ہین۔ یعنے توحید کی تعلیم۔ اور انسانی سوسائیٹی کا اعلیٰ طور سے انتظام یا بالفاظ دیگر حقوق اللہ وحقوق العباد۔ حقوق اللہ مین صرف توحید کی تعلیم مقصود بالذات ہے اور حقوق العباد مین جو موسوی شریعت مین احکام ہین۔ وہی انجیلی شریعت۔ وہی فرقانی شریعت۔ وہی ہندون کے ویدون کی تعلیم۔ وہی بدھ مذہب گوتم کی تعلیم۔ اگر کوئی جزوی اختلاف ہے۔ تو وہ بالکل ایسا خفیف ہے۔ کہ نظر انداز کر دینے کے قابل پس اسی سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ درحقیقت خداوند تعالےٰ کی رحمت عامہ نے کوئی ملک ایسا نہین چھوڑا ہے۔ جہان اپنے رسول تبلیغ احکام کے لئے مبعوث نہ فرمائے ہون۔ اور اسی واسطے اسلامی مسئلہ نہایت اعلےٰ درجہ کی صداقت پر مبنی ہے

لِكُلِّ أُمَّةٍ هَادٍ۔ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ اس تمام تقریر کے بعد اب خیال مین آسکتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب کی راستی وصداقت پر بنیاد ہے اور بانیان مذہب نے اعلیٰ درجہ کی صداقت کو لوگون کے دلون مین جاگزین کرنے کی کوشش کی اور بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ اور وہی صداقت ہے جو لوگون کو مذہب کی طرف کشش کر رہی ہے۔ جس قدر زور سے صداقت کسی مذہب مین تعلیم کی گئی ہے اور جس مذہب کے اصول سیدھے سادے ہے اور قابل فہم مین وہی مذہب لوگون کے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیگا اور وہ وقت دور نہین ہے۔ جب ایک صداقت جو تمام مذاہب مین مشترکہ پائی جاتی ہے۔ تمام قومون کا اس پر اتفاق ہو کر ایک ہی طریقہ تمام دنیا کا عام طور پر مقرر ہو جاوے۔ بنی آدم اپنی تعلیم مین اور اپنے میل جول مین پہلی دنیا سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور دنیا کی تمام قومین بڑی سرعت سے ایک دوسرے سے ملاقات کر سکتی مین اور تبادلہ خیالات جسقدر آج کل آسان ہو رہا ہے۔ پہلے اُمتون کے گمان ووہم مین بھی نہ تھا۔ اور بیشک یہی وہ زمانہ ہے "اذا النفوس زوجت"۔ جس کی بابت پہلے کہا گیا تھا۔ ایسی حالت مین اور ایسے زمانہ مین یہ اور بھی آسان ہو گیا ہے کہ صداقت غالب آئے حق چمکے۔ اور راستی کا بول بالا ہو۔ موجودہ زمانہ کی تفرقت بین المذاہب جلدی گذرنیوالی ہے۔ وہ نسلین جلدی جگہ لین گی۔ جو ہمارے خیالات پراگندہ اور تفرقہ انداز کو دیکھ دیکھ کر ہنسین گی۔ اور ہم کو اس طرح سے بیوقوف کہین گے۔ جس طرح کہ کل مادی دنیا کے ترقی کرنے والے۔ ہم جیسے نیم مہذبون کو یا پچھلے زمانہ کی گذرے ہوؤن کو سمجھتے ہین۔ موجودہ جنگ بین المذاہب۔ صلح وآشتی سے مبتدل ہونے والا ہے۔ انسان جنگ عرصہ دراز تک جاری نہین رکھ سکتا۔ اور آرام کا فطرتاً متقاضی ہوتا ہے۔ صداقت اپنا اثر کئے بغیر نہین رہ سکتی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت مین اسلام کس صداقت پر ناز کر سکتا ہے۔ اور اخیری جنگ مین اسلام کون سا حصہ لیگا۔ اور آیا آئندہ اسلام کے لئے فتح ہے یا شکست یہ سوال ہے جس پر موجودہ نسل کو توجہ کرنی ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

نور احمد۔ وکیل ایسٹ آباد انڈ قادیان

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

(نمبر ۵)

بزرگون کا قول ہے۔ کہ قوم کا دل صوفیا ہین اور دماغ علماء۔ اسلام مین ان ہر دو کا حال اس وقت ناگفتہ بہ ہے۔ اور ان کی خرابی تعدّتاً ایک **مجدد** کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ حال مین اودہ کے ایک شاعر نے لکھنؤ کے ایک اخبار مین صوفیا اور علماء اسلام اور ساتھ ہی امراء اسلام کا نقشہ اشعار مین کھینچا ہے۔ جن مین سے چند ابیات ہم اس شہادت مین درج کرتے ہین کہ تمام ہندوستان مین یہ ہوا چل گئی ہے۔ کہ مسلمان صوفیا وعلماء اور امراء ہر سہ کی حالت قابل اصلاح ہوگئی ہے

صوفیا

ہے سروکار عیش وعشرت سے انہین ۔۔ خانقہ شاہی ہے اک دولت سرا
گنتے ہین تسبیح پر تعداد زر ۔۔ ہے دکھانیکو یہ کنٹھا چل رہا
لوگ سمجھین آپ پڑھتے ہین درود ۔۔ اور ہی کچھ ہے مگر وان مدعا
شاہ جی کی ہے معانی مین نماز ۔۔ حج کا فقرہ ہے نہ چھیڑو تذکرا
بیٹھکون مین ہے صدائے حق بلند ۔۔ دھوکا یون دیتے ہین لوگونکو کھلا
لگے میراثی سے بزم راگ مین ۔۔ شاہ صاحب رقص کرتے ہین سدا
اب سے ہو حق کی صدائین ہین بلند ۔۔ پانون بھی ہے تال وسم پر پڑ رہا
چاپلوسون کیلئے ہا ہو ہے یہ ۔۔ ورنہ کیسا وجد دتا تھا کہا
یہ تصوف اور یہ شیخی ہے جناب ۔۔ رنگ یہ ہے آجکل کے فقر کا

مولوی صاحبان

اب یہ ہے اہل شریعت مولوی ۔۔ لو سناتا ہون مین ان کی بھی کتھا
جبہ و دستار اور یہ ریش و فش ۔۔ ٹٹی ہے دھوکے کی پروا مکر کا
حلت و حرمت کے گھڑ کر مسئلے ۔۔ دین کو دنیا مین چوپٹ کر دیا
پاس ان کے جائے سائل گر کوئی ۔۔ اور کر کچھ اپنا عرض مدعا
اس لئے دین اس پہ فتوے کفر کا ۔۔ ہے سوال اندر شرع کے ناروا
خود جو سائل ہون تو دینگے مستحب ۔۔ سب انہین جائز ہے اچھا اور برا
کوئی رکھے گر امانت ان کی پاس ۔۔ تو خیانت انکو اسمین ہے روا
ہضم ہو جاتا ہے ان کو سارا مال ۔۔ سمجھے ہین کوئی کریگا میرا کیا
وعظ ممبر پہ ہے شرع پاک کا ۔۔ اور ہجرے مین ہے فعل ناروا
حلت و حرمت ہے انکے ہاتھ مین ۔۔ روپیہ دیکر جو چاہو لو لکھا

اُمراء

اب یہ دنیا کے کتے اہل دنیا ۔۔ اقوام کشتی ہے جنمین یوم طلاد
اندھی آنکھونکی لقب ہے نینسکھ ۔۔ کچھ نہین جز عیش جنکو سوجھتا
کام مین خیرات کے جنکو نہ دین ۔۔ اور رنڈی کیلئے گھر دین لٹا
جتنے مقدرت انکے ہین سب ہین فضول ۔۔ کام جو انکے ہین سب ہین ناروا
مثل دیوانہ ہین بے خود بے خبر ۔۔ رنگ عالم کی خبر انکو ہے کیا

لغات القرآن

عرب صاحب عبدالحی کچھ دنون سے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک نئی کتاب بنام لغات القرآن کے لکھنے مین مصروف ہین۔ یہ کتاب عربی اور اردو ہر دو زبانون مین ہوگی۔ ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو۔ قرآن شریف کے لغات کا ترجمہ تشریح مع امثال بہت عمدگی کے ساتھ جمع کئے جارہے ہین۔ قرآن شریف کی یہ ایک بڑی خدمت ہے۔ اور تفہیم کلام الٰہی مین ایک بڑی امداد ہے۔ مین ہر روز اس محنت شاقہ کو دیکھتا ہون۔ جو عرب صاحب اس کتاب کی تالیف مین مختلف کتب کے مطالعہ اور معانی اور امثال کے جمع کرنے ترتیب دینے وغیرہ مین اٹھارہے ہین۔ خدا ان کی محنت مین برکت دے جو لوگ علم زبان عربی سیکھنا چاہتے ہین۔ ان کے واسطے بھی یہ کتاب بہت مفید ہوگی۔ عرب صاحب کا اندازہ ہے۔ کہ کتاب تین سو صفحہ تک پہنچ جائیگی اور قیمت ے۔ علاوہ محصولڈاک رکھی جائے گی۔ لیکن جو صاحب قیمت پیشگی ارسال فرمادین ان کو محصول معاف ہوگا۔ چونکہ عرب صاحب کا اس کتاب کے لکھوانے چھپوانے وغیرہ مین بہت خرچ ہے۔ اس واسطے خریداران کو چاہیئے۔ کہ پیشگی قیمت کے ساتھ ان کی امداد کرین۔ اور خود بھی رعایت سے فائدہ حاصل کرین۔ کتاب کا چھپنا شروع ہوگیا ہے۔ آٹھ صفحے چھپے ہوئے مینے بھی دیکھے ہین۔ یہ قرآن شریف کی ایسی خدمت ہے جس سے دل خوش ہوتا ہے۔

تعبیر الرؤیا

خواب معہ تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اخی کرمی معظمی جناب برادرم مفتی محمد صادق صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگلی رات کو خاکسار کو ایک بہت بڑی لمبی خواب آئی تھی جس کا ایک حصہ یہ تھا۔ کہ مین اندھیری رات مین ایک ضرورت کے لئے باہر چھلانگین مارتا چلا جا رہا ہون۔ اس دوڑنے کی حالت مین عاجز نے ایک چھلانگ مارنے پر دیکھا ہے کہ اس کے نیچے ایک بڑا موٹا اور بہت ہی لمبا طاقتور سانپ ہے۔ جس کے اوپر سے مین چھلانگ مار کر آگے نکل گیا ہون۔ جب پھر کر اس کی طرف دیکھنے لگا ہون تو وہ سانپ مجھ سے ڈر کر دوڑ بھاگا ہے۔ اور ایک خار بندی مین چلا گیا ہے۔ اور وہان بھی خار بندی کے اندر اندر زور سے بھاگا جاتا ہے۔ مین نے پیچھے سے دوڑ کر اس کو گردن سے پکڑ کر باڑ سے باہر نکال لیا ہے۔ اور اس خیال سے کہ وہ بہت ہی موٹا ولمبا اور طاقتور سانپ ہے۔ اس کی طاقت کو کم کرنے کے واسطے مین نے اس کو زور سے زمین پر پھینک پھینک مارا ہے۔ اس مارنے کی حالت مین میرا ہاتھ اس کی گردن سے ذرا نیچے ہوگیا ہے جس سے اس کی گردن کسی قدر خلاص ہوگئی ہے گردن کے کسی قدر چھوٹ جانے پر اس نے میرے بائین ہاتھ پر ڈسا ہے۔ اس کے ڈسنے پر اول مجھے غصہ آیا ہے دوم یہ خیال گذرا ہے۔ کہ جو زہریلی چیز ڈسے۔ اگر اس کو جان سے مار دیا جاوے۔ تو اس کی زہر کا اثر کم ہوجاتا ہے مین نے اس کو خوب زور سے زمین پر مار مار کر جان سے مار ڈالا ہے۔ اور پھر اس کو ریزہ ریزہ کرکے وہین پھینک دیا ہے۔ اس کے بعد دوڑ کر گھر گیا ہون۔ تاکہ اس کا علاج کرون۔ ایک عورت نے اس کو جہان سانپ نے ڈسا تھا آگ سے جلایا ہے۔ اور کہا کہ بس اس کا یہی علاج تھا۔ اب زہر کا اثر نہ ہوگا۔ لیکن مین نے صرف اسی علاج پر اکتفا نہین کیا بلکہ علاج کے واسطے باہر چلا گیا ہون۔ باہر ایک جگہ میدان پر مجھے اپنا چھوٹا بھائی چودھری راجہ خان ذیلدار ... ضلع شاہ پور ملگیا ہے اس نے مجھے چارپائی دی ہے۔ مین اس چارپائی پر عصر کی نماز پڑھنے لگا ہون۔ کہ اوپر سے یہ خبر سنکر خان بہادر ملک محمد خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ درجہ اول ضلع شاہ پور جس کا مین عرصہ تک ملازم رہا تھا اور جن کی میرے ساتھ بڑی دلی محبت تھی۔ دوڑ کر آگیا ہے۔ اور میرے پاؤن کی طرف میری چارپائی پر آکر بیٹھ گیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ برادر ملک منظفر خان ٹوانہ (رئیس ضلع شاہ پور) وہ سامنے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن (سابق اسسٹنٹ سرجن بھیرہ) اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور) کو مع دوائی لے کر آرہا ہے۔ گھر اور

نہین۔ آپ کی جان کے ساتھ ہماری جان ہے۔ اتنے مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہنچ کر اول مجھے گلے لگایا ہے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ زہر کا اثر تو پہلے سے کچھ نہین رہا۔ مگر دل کی گھبراہٹ کے واسطے یہ دوائی بڑی مفید ہے یہ پی لو۔ مین نے وہ دوائی پی لی ہے۔ جس سے مین بالکل تندرست ہو گیا ہون۔ ملک مظفر خان بھی جو بچپن کا میرا کلاس فیلو یعنی ہم جماعت رہا تھا۔ اور ایام طفولیت سے تعلق دوستانہ تھا مجھے خوب گلے لگا کر ملا ہے۔ اور بڑا خوش ہوا ہے۔ اس کے بعد چند اعلیٰ افسران یورپین بھی آ گئے ہین۔ اور یہ دیکھ کر کہ ملک صاحبان میرے ساتھ ادب و مرافقت کا سلوک کر رہے ہین۔ وہ بھی ادب کے ساتھ میری مزاج پرسی کرتے ہین۔ اور مجھے گلے لگا کر دوستانہ طور پر سیر کے لئے باہر لے گئے ہین جس قدر عرصہ سیر کی ہے۔ وہ تمام ملک صاحبان و انگریز دوران سیر مین بھی میرا بڑا ادب کرتے رہے ہین۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے بیداری ہو گئی مستدعی خدمت ہون۔ کہ اول اس کی تعبیر فرمائی جاوے۔ اور تعبیر سے اطلاع بخشین۔ دوم چونکہ اس کا ابتدائی حصہ بظاہر منذر نظر آتا ہے۔ اس واسطے دعا بھی فرماوین۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے مامون و محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

۷۔ فروری ۱۹۰۵ء۔ احقر العباد خاکسار عاجز اللہ داد عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان

تعبیر

مکرمی مخدومی چودہری صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مار صحرائے دشمن بیگانہ ہے (یا ہماری)۔ وہ تو بھاگا ہی تھا پر فقط اس کے بھاگ جانے پر آپ کو صبر کہان۔ آپنے اس کو ہلاک ہی کرنا چاہا۔ تاکہ ہمیشہ کے واسطے اس سے پیچھا چھوٹے۔ اور آپ کامیاب ہوئے۔ ہلاک تو وہ ہو گیا۔ لیکن ایسے مشکل کام مین کہ اس کی جان پر بن آئی۔ اس نے آپ کو تکلیف دینی چاہی۔ مگر اس کا اثر آپ پر کیونکر ہو سکتا تھا۔ جب کہ راجہ خان (ہلاک الملک) آپ کے ساتھ ہے۔ اور خان بہادر (مسیح سے بڑھ کر اس وقت بہادر کون) ملک (فرشتہ سیرت) محمد خان (جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رئیس اعظم و آنریری (یعنی بے تنخواہ۔ ما اسئلکم علیہ اجرا۔) مجسٹریٹ (حکماً عدلاً) درجہ اول (انا اول المسلمین) ضلع شاہ پور (اس کا علاقہ بادشاہون سے بھرا ہوا ہے بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے) اتنے بڑے آدمی کی جان کے ساتھ آپ کی جان ہے پھر تو مظفر خان (فتح و ظفر) آپ کی شامل حال ہے۔ اور انگریز (حکومت) بھی آپ کی تابعدار ہے الغرض آپ کا خواب نہایت مبارک ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس سے مراد علالت طبع ہو۔ جو ہرگز آپ کو تکلیف نہ دیگی۔ بلکہ ببرکت دعا مسیح دور ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹر محمد حسین خان کے ہاتھ سے دوا خوشگوار ہے۔ چھلانگین مار کر چلنا جلد جلد روحانی ترقی ہے۔ مین انشاءاللہ دعا کرونگا۔ والسلام آپ کا خادم عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ قادیان

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا۔ کہ مین بٹالہ کو جاتا ہون خیال آیا۔ کہ نماز کا وقت تنگ ہے۔ اس واسطے ایک مسجد مین گیا۔ جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مسجد کے زینون پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدا بخش کی آواز آئی۔ وہ تو کہین کو چلے گئے۔ پھر جب مین مسجد مین داخل ہوا۔ تو دیکھا۔ کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحبؒ ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت مین رہا تھا۔ اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس سال ہوئے ہین۔ وہان موجود ہے۔ اور غمگین سا ہے۔ اور مسجد کے کنوئین کی منڈیر پر محمد اسحاق (ولد میر ناصر نواب صاحب) بیٹھا ہے۔ اور پیر منظور محمد بھی اس جگہ ہے۔ اسحٰق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے۔ اور یہ ارادہ کرتا تھا۔ کہ چلا جائے۔ اور خدا جانے۔ کہان جانا تھا۔ مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے۔ کہ تجارت کر کے گذارہ کر لینگے۔ ہمارے دل مین خیال آیا کہ معلوم نہین۔ مرزا صاحب نے کیون روٹی بند کر دی ہے بزرگون کے کام پر اعتراض نہین ہو سکتا۔ فقط

پھر الہام ہوا۔ اِنّی انا الرحمٰن لا یخاف لدیّ المرسلون قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون

ترجمہ۔ تحقیق مین رحمان خدا ہون۔ مرسل میرے پاس نہین ڈرا کرتے۔

کہ یہ خدا کے کام ہین۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کامون مین لگے ہوئے ہین۔ اُن مین لہو و لعب کرین مندرجہ بالا رؤیا کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ ایک پر معنی خواب ہے۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدار حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا۔ اس دنیا سے فوت ہو جانا ہوتا ہے۔ سو بنظر اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے۔ لیکن روٹی پھر لگ گئی ہے۔ کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے۔ اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحی الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔ پس اس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے۔ جس کے واسطے ہم دعائین کرتے ہین۔ تجارت سے مراد دعا کرنا۔ خدا پر ایمان رکھنا۔ اس پر بھروسہ کرنا۔ اور اعمال صالحہ کا بجا لانا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیلہ باموالکم و انفسکم۔ اے مومنو مین تمہین ایک تجارت کی خبر دیتا ہون۔ جو تمہین دردناک عذاب سے بچائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راہ مین کوشش کرو۔ غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی۔ وہ تو بند ہو چکی ہے لیکن اب تجارتی زندگی باقی ہے۔ یعنی وہ زندگی جو دعاؤن کا نتیجہ ہے۔ اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا زخم اب پہلے سے اچھا ہے۔ اللہ تعالےٰ آنمخدوم کو جلد شفا دیوے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور اور شیخ مولا بخش صاحب مستری نظام الدین صاحب۔ مولوی فیض دین صاحب منشی امام دین صاحب اور دیگر احباب سیالکوٹ سے مولوی صاحب موصوف کی عیادت کیواسطے تشریف لائے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو کھل گیا اور تعلیم حسب دستور جاری ہے۔ مدرسہ کے حساب کتاب کا اگزمینر منشی اللہ داد خانصاحب کو بنایا گیا۔

اخبار عام۔ لاہور مین کولی صاحب ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل رات کو بخار مین مبتلا ہو کر صبح ۹ بجے مر گئے۔ شاید کوئی شدید قسم طاعون ہو۔

جنوبی افریقہ مین طوفان کے ساتھ سخت نقصان ہوا۔ ہزارون میل مزروعہ زمین تباہ ہو گئی۔

کشمیر مین سخت طوفان آیا ۱۹۰۳ء کے طوفان سے کم نہ تھا۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲؍ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائینس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائینس ماسٹر اور سائینس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سو دوست دو تین کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ **مستقل** طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہتے ہیں۔ والسلام

[illegible] کام [illegible]

خریداران توجہ کرین

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	للعہ	عا
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر۔ لیکن عہ ر روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار [illegible] محصول ڈاک نہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۲۱۲؍۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب با اثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیون کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کے واسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم [illegible] جلے اور کھٹے ڈکار کا آنا ان گولیون کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانے والی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

[illegible] میان سراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا